کیا دوسرے کا سلام پہنچانا واجب ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Gul-3340 تاریخ:30-11-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر کو کہا کہ خالد کو میرا سلام کہہ دینا۔ بکر نے ہامی بھر لی، تو اب اس کے لیے سلام پہنچانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں بکر پر واجب ہے کہ وہ خالد کو زید کا سلام پہنچائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بکر نے سلام پہنچانے کی ہامی بھر لی، تو اب اس کے لیے سلام پہنچانا واجب ہو گیا۔ ہاں اگر وہ ہامی نہ بھرتا تو سلام پہنچانا واجب نہیں تھا۔

درمختار مع ردالمحتار میں ہے: ”(ولو قال لآخر اقرا فلانا السلام یجب علیه ذلک) والظاھر ان ھذا اذا رضی بتحملھا تامل ثم رأیت فی شرح المناوی عن ابن حجر: التحقیق ان الرسول ان التزمه اشبه الامانة والا فودیعة ای فلا یجب علیه الذھاب لتبلیغه کما فی الودیعة “یعنی ایک شخص نے دوسرے کو کہا: فلاں کو میرا سلام کہنا، تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اسی صورت میں ہے، جب وہ ذمہ داری لینے پر راضی ہوا ہو تو، اس میں تامل کرو۔ پھر میں نے شرح مناوی میں علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے دیکھا کہ تحقیق یہ ہے کہ

قاصد سلام پہنچانے کا التزام کرے یعنی ذمہ داری قبول کرلے، تو یہ امانت کے مشابہ ہے، ورنہ ودیعت ہے یعنی اس صورت میں سلام پہنچانے کے لیے جانا اس پر واجب نہیں ہوگا، جیسے ودیعت کا حکم ہے۔ **(درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ685، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہار شریعت میں ہے: "کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا، اس پر سلام پہنچانا واجب ہے۔۔۔ یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے، جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے، جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا، ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دربار میں میرا سلام عرض کردینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ463، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

27جمادی الاولیٰ1446ھ/30نومبر2024ء

المفتی دارالافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے